اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۷ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۵۳

جماعتی تنظیم کے متعلق کانگرس ہائی کمانڈ کا سرکلر

جماعتی اتحاد کو کمزور کرنے اور شیرازہ وحدت کو منتشر کردینے والے جو امور دنیا کے تجربہ میں آ چکے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم امر افسران بالادست کے فیصلوں پر اعتراض کرنا۔ اور ان کے نفاذ کو روکنے کے لئے غیر آئینی طریق عمل کا اختیار کرنا ہے۔ انسان مدنی الطبع ہے۔ اور وہ اپنی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے اس بات پر مجبور ہے۔ کہ دوسروں سے مل جل کر رہے۔ مگر باہمی اختلاط اور میل جول میں بعض دفعہ شکر رنجیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بعض دفعہ صورت حالات یہاں تک بگڑ جاتی ہے کہ انسان دوسرے سے قطع تعلق کر کے اس کے مظالم کے خلاف آئینی رنگ میں احتجاج بلند کرتا ہوا اولی الامر سے رجوع کرتا ہے تاکہ وہ باہمی نزاع کا فیصلہ کردیں۔ اسی غرض کے لئے عدالتیں قائم ہیں۔ اور اسی غرض کو ہر عقلمند اور فرض شناس افسر ادا کرتا ہے۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ ہر فیصلہ دونوں فریقوں کے حق میں نہیں ہو سکتا۔ ضروری ہے۔ کہ ایک کی تائید میں ہو۔ اور دوسرے کے خلاف۔ ایسی حالت میں دونوں میں سے ایک فریق فیصلہ کے متعلق بے اطمینانی کا اظہار کرتا ہے۔ اسی طرح ضروری نہیں۔ کہ افسر کا ہر حکم ماتحت کی مرضی کے مطابق ہو۔ ان حالات میں صحیح طریق عمل یہ ہوتا ہے کہ یا تو ذمہ وار افسران کے پاس اپیل کی جائے۔ یا پھر خاموشی سے اس فیصلہ کی تعمیل کی جائے۔ اور اگر انسان سمجھے کہ اگر اس کی حق تلفی ہوئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کسی اور رنگ میں اس کی جزا دیدے گا اس کی بجائے یہ قطعاً مناسب نہیں۔ کہ کسی فیصلہ یا حکم کی بنا پر افسروں کے خلاف الزام تراشی کی جائے۔ اور ان کے کام کو بگاڑنے اور ان کے رستہ میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ اس طرح جماعتی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

اس وقت ہندوستان میں کانگرس ایک بڑی طاقت ہے جس کے اثر اور رسوخ میں بہت حد تک اس تنظیم۔ اور اطاعت کا بھی دخل ہے۔ جو کانگرسیوں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے کانگرس میں بھی انتشار کے آثار رونما ہو رہے ہیں۔ اور وہ پہلا سا اتحاد نظر نہیں آ رہا۔ اس کی وجوہات خواہ کچھ ہوں۔ کانگرس ہائی کمانڈ کو ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ وہ ماتحت کانگرس کمیٹیوں کے نام اس بارے میں سرکلر جاری کرے۔

چنانچہ الہ آباد سے ۳ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے تمام صوبائی کانگرس کمیٹیوں کو لکھا ہے۔ کہ کئی ماتحت کانگرس کمیٹیوں نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے بعض فیصلوں کی مذمت میں ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں کئی کانگرس کمیٹیوں نے جلسے بھی منعقد کئے۔ جن میں آل انڈیا کانگرس کے بعض ایسے فیصلوں کی مذمت کی گئی۔ جو جمہوری طریقہ یعنی کثرت رائے کے ذریعہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے کئے تھے۔ ماتحت کانگرس کمیٹیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ماتحت ہیں اور ان کا فرض ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے زیر ہدایت کام کریں۔ اگر ماتحت کانگرس کمیٹیاں بالا دست آرگنائزیشن کی ہدایات کی خلاف ورزی کرنے لگ جائیں۔ تو جماعتی ڈسپلن ختم ہو جائے گا۔ اگر اس صورت حالات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو ہماری آرگنائزیشن ختم ہو جائے گی۔ اور ہم مخالف کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کر سکیں گے اس لئے تمام صوبائی کانگرس کمیٹیوں سے میری درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی ماتحت کانگرس کمیٹیوں کو ہدایت کر دیں کہ آئندہ ایسی ناپسندیدہ سرگرمیاں ہرگز جاری نہ رکھی جائیں۔ اگر تنبیہ مؤثر ثابت نہ ہو۔ تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

اس سلسلہ میں آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ ماتحت کانگرس کمیٹیوں کو اگر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے فیصلہ پر کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ اپنی تجویز بالادست آرگنائزیشن تک پہنچا سکتی ہیں۔

معلوم نہیں۔ ماتحت کانگرس کمیٹیاں اس سرکلر کو کس نظر سے دیکھتی اور اس سے کیا اثر لیتی ہیں البتہ ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کانگرس ہائی کمانڈ نے جو کچھ کہا ہے وہ اس اسلامی تعلیم کا ہلکا سا پرتو ہے جو نظام کی اطاعت اور فرمانبرداری کے متعلق اسلام میں دی گئی ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ یعنی اللہ اور رسول اور افسروں کی پوری پوری اطاعت کرو۔ مگر افسوس کہ مسلمان اس نہایت اہم ارشاد کو بھول چکے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پتہ

دھرمسالہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پتہ حسب ذیل ہے۔

کوٹھی کونیم۔ اپر دھرمسالہ۔ ضلع کانگڑہ

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۵ جولائی ۱۹۳۹ء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور جناب مرزا رشید احمد صاحب ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

میاں انس احمد ابن صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔

آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالفضل میں حضرت سید محمد اسحاق صاحب نے دار الشیوخ کے مساکین و یتامیٰ کی امداد کے لئے اپیل کی جس پر بہت سے احباب نے لحاف۔ بستر۔ چارپائیوں اور پارچات کے علاوہ رقوم کے وعدے بھی لکھائے۔ بعض نے نقد رقوم پیش کیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب کو شام چوراسی میں سلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

کل بعد نماز عشاء مسجد محلہ ناصر آباد میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صدارت میں تحریک جدید کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی محمد شہزادہ خانصاحب اور میاں محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ محلہ اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔

شکریہ احباب

ہندوستان کے مسلم و غیر مسلم لیڈران و سرکردہ اصحاب کے نام نہایت قلیل رقم یعنی ڈیڑھ روپیہ سالانہ میں خطبہ نمبر جاری کرانے کی تحریک میں حسب ذیل اصحاب نے حصہ لیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مکرم جناب سراج الحق صاحب پٹیالہ	ایک پرچہ
مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائلپور	"
مکرم سید زین العابدین صاحب کمرشل ہاؤس منصوری	"
مکرم چودھری عبد الاحد صاحب کیمیکل اسسٹنٹ لائلپور	دو پرچے

ابھی مقررہ تعداد پوری نہیں ہوئی لہذا دیگر احباب بھی اس نہایت مفید اور اہم تحریک میں حصہ لے کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار منیجر

چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کسولی میں تشریف آوری

یکم جولائی کو آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب دہلی سے شملہ جاتے ہوئے کچھ دیر کے لئے کسولی تشریف لائے۔ جناب امیر احمد صاحب علوی بیرسٹر اور جناب غلام رسول صاحب مہر مدیر روزنامہ انقلاب لاہور نے آپ کے اعزاز میں شاندار پارٹی دی۔ جس میں مختلف مذاہب کے معززین شامل تھے۔ نصف کے قریب انگریز تھے۔ جب سر موصوف تشریف لائے تو آپ کو مرصع ہار پہنایا گیا۔ پارٹی کے بعد علوی صاحب نے پہلے انگریزی میں ایڈریس پڑھا اور بعد میں ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس میں سر موصوف کے محاسن اور قومی جذبات کا ذکر تھا۔ جناب چودھری صاحب نے ہر دو کا موزوں جواب دیا۔ اور پھر آپ شملہ روانہ ہو گئے۔ نامہ نگار

مسلمانوں کے ارتداد کا بڑھتا ہوا سیلاب

اور

انجمن "ترقی اسلام"

مسلمانوں کی آپس میں تفرقہ بازی نے اسلام اور مسلمانوں کو جو نقصان پہونچایا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ کہیں شیعہ سنی۔ وہابی اور حنفی وغیرہ کا جھگڑا پیدا کر کے مسلمانوں میں اتفاق کی ایسی خلیج حائل کر دی ہے۔ جس کا دور ہونا بظاہر ناممکن اور محال ہے۔ ہر فرقہ دیگر فرقوں کو مٹانے کے لئے برسرپیکار ہے۔ اس خانہ جنگی میں مسلمان اس قدر منہمک ہیں۔ کہ ان کو دنیا و مافیہا کی کچھ بھی خبر نہیں ہے۔ ان کی اس غفلت اور لاپرواہی سے دیگر اقوام فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اور انہوں نے منظم سازش کے ساتھ مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ جن میں ایک حد تک کامیاب بھی ہو رہی ہیں۔ چنانچہ آریہ سماجیوں کی ایک پارٹی نے جس کا نام دیانند سالویشن ہوشیارپور ہے اپنی چار ماہ کی رپورٹ شائع کی ہے جس میں لکھا ہے۔ "سبھا نے مئی کے آخر تک ۱۲۲۷ غیر ہندوؤں کو شدھ کر کے آریہ دھرم میں داخل کیا" (پرتاپ ۲۰ جون ۱۹۳۹ء)

یہ رپورٹ آریہ سماج سے تعلق رکھنے والی ایک سبھا کی ہے۔ باقی سماجیں بھی مسلمانوں میں ارتداد کا کام بڑے زور شور سے کر رہی ہیں۔ جس کا اعلان اخبارات میں وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ اور لکھا جاتا ہے کہ "آج فلاں مسلمان عورت نے ہندو دھرم گرہن کیا۔ اور آج فلاں مرد نے اسلام کو چھوڑا"

آریوں کی تبلیغی کوششوں کا تو کسی قدر ذکر آپ نے ملاحظہ فرما لیا۔ اب ذرا سکھوں کی تبلیغی کوششوں کی طرف توجہ فرمائیں۔ سکھوں کے اخبار شیر پنجاب کے ایڈیٹر صاحب اپنے ایک مضمون کے دوران میں لکھتے ہیں۔ "ان شادیوں سے صورت معاملات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ پنجاب میں کم از کم دس ہزار سکھوں کے گھروں میں مسلمان عورتیں موجود ہیں" (شیر پنجاب ۹ اگست ۱۹۳۶ء)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے جس خطرناک رَو اور غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی جرأت کا پتہ چلتا ہے اس کا سدباب کرنا ہر اس شخص کا فرض ہے جو اپنے تئیں کسی نہ کسی رنگ میں اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو۔ احمدی جماعت قادیان کی نظارت دعوۃ و تبلیغ کا ایک شعبہ "ترقی اسلام" ہے جس میں غیر فرقہ وارانہ طور پر اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کی جاتی ہے۔ انجمن ترقی اسلام ہر اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے ارتداد کی رَو کو روکنے اور فتنہ ارتداد کے انسداد میں انجمن کا ہاتھ بٹائیں۔

سیکرٹری "ترقی اسلام" برائے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان پنجاب

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو اطلاع

سید محمد شاہ صاحب احمدی کوٹ دفعدار پنشنر کو جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ عنقریب ان جماعتوں کے دورہ کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ لہذا متعلقہ جماعتیں ان کے کام میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

مقبرہ بہشتی سے متعلق ضروری گزارش

خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل ہمیں ملیں ایک نعمت غیر مترقبہ مقبرہ بہشتی بھی ہے۔ یہ مومنین مخلصین کے لئے ایک امتحان گاہ ہے۔ اور وہ مبارک مقام ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں۔ جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ پس مبارک ہیں وہ وجود جو اس میں پہونچ گئے۔ اور ان کے جنتی ہونے پر تصدیقی مہر لگ گئی۔ اس بارے میں عموماً غلط فہمی رہتی ہے حالانکہ بارہا بتایا گیا ہے۔ کہ اس مقبرہ بہشتی کی زمین میں یہ تاثیر نہیں۔ کہ انسان کو بہشتی بنا دیتی ہے۔ بلکہ اس میں دفن ہونے کے لئے اسباب کا مہیا ہو جانا میت کے بہشتی ہونے کا نشان ہے۔ کیونکہ حضور نے اس کے لئے بارہا دعا کی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔ "میں تیری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ تو اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے۔ اور جن کو تو جانتا ہے۔ کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین"

اب خود ہی بتایئے۔ ایسے اصحاب بہشتی نہ ہونگے۔ تو اور کون ہوں گے۔ اس دعا کی قبولیت کی بشارت مل چکی ہے۔ اس لئے ہمارا ایمان ہے۔ کہ جو اس میں مدفون ہے وہ بہشتی ہے۔ آپ نے اس میں دفن ہونے والوں کے لئے جو شرائط بیان فرمائے وہ بھی ایسے ہیں۔ کہ بہشتیوں ہی میں پائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً اپنے تمام ترکہ کا دسواں حصہ وصیت کرے۔ تا اس کا مال اس کی موت کے بعد بھی اشاعت اسلام و تبلیغ قرآنی احکام میں خرچ ہوتا رہے

(۲) اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا۔ اور کوئی شرک و بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۳) یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا۔ والو نیت

پس میں چاہتا ہوں۔ کہ ایسی عبارتوں کا اقتباس جس سے مقبرہ بہشتی کی غرض و غایت اور اس کی شرائط کا علم ہو جائے ایک یا دو تختوں پر لکھا کر دروازے پر آویزاں کیا جائے۔ تا ہر وارد و صادر کو اس سے اطلاع رہے۔ اور اپنے احباب کے بھی پیش نظر رہے۔ یہ مقبرہ برلب شارع عام ہے۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی راہرو گزرتا ہے۔ اور اجنبی پوچھتا ہے۔ کہ یہ کیا مکان ہے۔ اس کو سمجھانے اور بتلانے کے لئے بالعموم کوئی دوست موجود نہیں ہوتا ہے۔ تاہم اس کے لئے خاص انتظام نہیں پھر کئی لوگ باہر سے بھی محض سلسلہ احمدیہ کی انسٹی ٹیوشنوں کو دیکھنے آتے ہیں ان کو صحیح علم دینا چاہیئے۔ اگر نوشتہ موجود ہو تو اکثر لوگوں کو جیسے کتبہ سے یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کس کی قبر ہے۔ اسی طرح اس مقبرہ بہشتی کے قیام کی غرض معلوم ہو جائے اور کوئی غلط فہمی نہ رہے۔ ہمارے اپنے بعض دوستوں کو بھی اس کا صحیح اور صاف علم چاہیئے میں نے بعض اوقات غلط تعبیر کرتے سنا ہے اور افسوس ہوا ہے۔ پھر یہ مقام ظاہری اعتبار سے بھی جنت کا ٹکڑا معلوم ہونا چاہیئے ایک ایسا مالی ہو۔ جو اپنے فن باغبانی میں دستگاہ کامل رکھتا ہو۔ تا کہ اس کی روشیں درست رکھے کوڑا۔ کرکٹ اور پتے وغیرہ جمع نہ ہوں جھاڑ جھنکار سے ایسا نہ بن جائے۔ کہ جانوروں کا مسکن ہو۔ قبروں پر بارش وغیرہ سے سوراخ نہ پڑنے دیئے جائیں۔ مجھے بہت ندامت ہوئی۔ جب ایک اخبار نویس ہندو یہاں آیا اور اس نے اپنے اخبار میں لکھا۔ کہ مقبرہ تو ٹھیک ہے۔ مگر افسوس ہے۔ اس میں صفائی کا انتظام نہیں۔ اس بارے میں تفصیلاً تو محکمہ متعلقہ سے ہی ذکر ہو سکتا ہے۔ یہاں ایک اجمالی بات برسبیل تذکرہ لکھ دی ہے۔ اس کی طرف جانے والے رستے کو بھی بارش کے ایام میں خصوصاً ایسی حالت میں رکھنا چاہیئے۔ کہ جنازہ پہونچانے میں دقت نہ ہو۔ پھل پھلاری بھی چاہیئے۔ میوہ دار درخت سایہ کے لئے بھی اور لاریب یہ وقعت ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں۔ کہ پھل کچے ہی توڑ لئے جائیں۔ اور ٹہنیاں وغیرہ بھی نہ رہ سکیں نہ کوئی پھول رہنے دیا جائے۔ محافظ کے لئے ایسی باتوں کی نگرانی ضروری ہے۔ (اکمل)

یتیموں اور بیکسوں کی امداد قومی فرض ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتیم بچوں۔ معمر اور معذور مردوں۔ بوڑھی بیواؤں کی خبر گیری اور ان کے نان نفقہ کا انتظام کرنا ہر زندہ اور باغیرت قوم کا فرض ہے۔ اسی اصل کے پیش نظر مختلف قومیں یتیم خانے کھولتی ہیں۔ جن میں یتیم بچوں کی پرورش کی جاتی۔ اور انہیں اس قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ بڑے ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں محتاجوں۔ بے بسوں اور بیکسوں کی مدد کے لئے ادارے کھولے جاتے ہیں۔ تا محتاج گلیوں میں بھیک مانگ کر قوم کو رسوا نہ کریں۔ لاوارث بوڑھوں کی بے بسی کا عالم قوم کے جوان ہمت افراد کا دل ہلا دیتا ہے۔ اور بے کس بوڑھی عورتوں کی حالت زار خواتین کا دل موم کر دیتی ہے

مختلف اطراف سے جماعت احمدیہ کے ضعیف بوڑھے مرد۔ عورتیں اور یتیم بچے مرکز کا رُخ کرتے۔ اور یہاں آکر مقیم ہوتے ہیں۔ اس توقع پر کہ یہاں کے نیک دل اور خدا ترس بندے ان کے نان و نفقہ اور آرام و آسائش کے لئے ضرور کوشش کریں گے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زیر اہتمام ایسے لوگوں کے لئے کچھ مدت سے ایک ادارہ موسومہ بہ دار الشیوخ قادیان میں قائم ہے۔ جس میں روزانہ کم و بیش ۱۶۵ افراد کے لئے کھانا مہیا کیا جاتا ہے۔ مختلف سکولوں اور صنعتی اداروں کے ذریعہ بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ نیز ان کی اخلاقی۔ دینی اور تعلیمی نگرانی پر ایک تجربہ کار عالم مقرر ہے۔ جماعت احمدیہ کے روز بروز اضافہ کے ساتھ ساتھ اس تعداد میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ اس مفید ادارہ کی سرپرستی اور امداد کے لئے احباب جماعت میں خاص طور پر تحریک کی جائے۔ صدر انجمن احمدیہ دیگر گوناگوں اہم امور وغیرہ پر توجہ مرتکز کرنے کی وجہ سے اس ادارہ کے اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہے۔ اس لئے اس کی ذمہ داری بالعموم احباب جماعت اور بالخصوص احباب قادیان کا ملی و اخلاقی فرض ہے۔ قادیان کے مختلف محلہ جات اور گرد و نواح سے ہر ہفتہ دار الشیوخ کے بچوں کے ذریعہ آٹا جمع کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مگر چونکہ یہ کاوش ذہنی ان بچوں کی آئندہ زندگی پر بُرا اثر ڈال سکتی ہے۔ اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کوشش کر رہی ہے۔ کہ آٹا جمع کرنے کی خدمت اپنے ذمہ لے لے۔ کچھ عرصہ سے تجربہ کے لئے خدام کے ذریعہ صرف دو محلوں یعنی دار الفضل اور دار الانوار میں آٹا جمع کرایا جا رہا ہے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب رہا۔ تو کوشش کی جائیگی۔ کہ جملہ محلہ جات سے آٹا جمع کرنے کی خدمت خدام اپنے ذمہ لے لیں۔

فی الحال ۱۶۵ - افراد کے لئے روزانہ اڑھائی من آٹے کی ضرورت ہے۔ یعنی ہر ہفتے ۱۸ - ۱۹ - من کوشش کی جاتی ہے۔ کہ قادیان کا ہر گھر ہر ہفتہ اس غرض کے لئے ایک سیر آٹا دے۔ مگر بعض ذی ثروت احباب کی عدم توجہ اور غریب طبقہ کی موجودگی کی وجہ سے آٹا ہر ہفتہ بمشکل ۱۵ - ۱۶ من جمع ہوتا ہے۔ جو منتظمین کی پریشانی کا باعث ہوتا ہے

پونچھ میں غیر مبایعین کا ناکام جلسہ

پبلک نے علی الاعلان کہا کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت آپ کی تحریرات سے ثابت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۷-۱۸-۱۹ جون ۱۹۳۹ء کو یہاں غیر مبایعین کا ایک جلسہ ہؤا۔ مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ علاقہ ہذا کوٹلی سے قبل از وقت ہی تشریف لا چکے تھے۔ غیر مبایعین کے دو مولوی صاحبان یعنی مرزا مظفر بیگ صاحب و مولوی احمد یار صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ پہلے جلسہ میں صرف مولوی احمد یار صاحب کی تقریر ہوئی۔ وہ صرف مثنوی کے اشعار پڑھ کر اتحاد بین المسلمین کی تلقین کرتے رہے۔ اور سر اقبال کے اشعار سے مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ بیان کیا وبس۔ دوسرے دن مولوی محمد حسین صاحب نے مولوی صاحبان کے پاس جا کر دریافت کیا۔ کہ آج کس موضوع پر تقریر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی خاص موضوع نہیں۔ جو کچھ مناسب ہوگا ایک عام تقریر کر دی جائے گی۔ بعد میں امام وقت کو ہی ماننے کے لئے کہا جائے گا۔ مگر تقریر ختم نبوت پر کی گئی۔ اور بیان کیا گیا۔ کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ مسدود ہو چکا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ کسی قسم کی نبوت جاری ہے تو وہ ثابت کرے۔ اس پر ہمارے احمدی مبلغ نے رقعہ لکھ کر دیا۔ کہ وقت دیا جائے۔ میں ابھی ثابت کرتا ہوں کہ نبوت غیر تشریعی جاری ہے۔ حتیٰ کہ یکے بعد دیگرے تین رقعے دیئے مگر باوجود وعدہ کرنے کے وقت دینے سے ٹالتے رہے۔

اس پر حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ و ایک غلطی کا ازالہ پڑھنے کے لئے استدعا کی گئی۔ اور ساتھ ہی کتابیں بھی دے دی گئیں۔ مگر انہوں نے ایک غلطی کا ازالہ تو چھوا ہی نہیں۔ اور حقیقۃ الوحی کے حوالہ کی تاویل کر کے جلسہ ختم کر دیا گیا۔ اور کہا گیا کہ کل وقت دیا جائیگا دوسرے دن تحریری طور پر ایک گھنٹہ وقت کا وعدہ لیا گیا۔ ہمیں توقع تھی کہ ممکن ہے وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود پر اب تقریریں ہونگی لیکن وہاں پہنچ کر معلوم ہؤا کہ پھر ختم نبوت کے ہی متعلق اپنی صفائی پیش کی جا رہی ہے۔ موعودہ وقت کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن نماز عصر پڑھنے کے بعد تھوڑا وقت رہ جانے کا عذر کر دیا گیا۔

اسی دوران میں مسئلہ کفر و اسلام پر بھی زور دیا گیا۔ تاکہ غیر احمدی پبلک کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ ہماری طرف سے وقت کا مطالبہ کیا گیا۔ انہوں نے ہر چند کوشش کی کہ رات کو اس مسئلہ پر بات چیت ہو۔ لیکن آخر انہیں ماننا ہی پڑا۔ مگر باوجودیکہ وعدہ ایک گھنٹہ دینے کا تھا۔ انہوں نے دس دس منٹ فریقین کو دیئے اس پر کہا گیا کہ جب آپ تین دن سے متواتر اسی موضوع پر تقریر کر رہے ہیں۔ تو اب ہمارا بھی حق ہے۔ کہ کم از کم ایک گھنٹہ تو تقریر کریں تاکہ غیر احمدی پبلک پر واضح ہو جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس قسم کی نبوت کو بند اور کس قسم کی نبوت کو امت محمدیہ میں جاری بیان فرمایا ہے۔ خیر خدا خدا کر کے نصف گھنٹہ کا وعدہ ہے کر مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے حوالجات پڑھ کر ان کی تشریح کی جس سے روز روشن کی طرح ثابت کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں جہاں اپنی نبوت سے انکار کیا ہے۔ وہ صرف انہی معنوں میں ہے۔ کہ آپ کوئی صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ لیکن جہاں اقرار موجود ہے۔ وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع میں امتی نبی ہونے کا دعوے فرمایا گیا ہے جو قیامت تک جاری ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے بیان القرآن سے بھی ثابت کر کے دکھایا گیا کہ مولوی صاحب بھی صرف تشریعی نبوت کے مسدود ہونے کے قائل ہیں۔ غیر تشریعی نبوت کے جاری رہنے کا انہیں بھی اعتراف ہے۔ اسی طرح ان کا ۱۹۰۴ء سے ۱۹۱۴ء تک بغیر کسی تاویل کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار نبی اللہ لکھنا اور ثابت کرنا بتایا گیا۔ جس وقت نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حضور کی کتب سے ۶۰ کے قریب حوالہ جات پڑھے گئے۔ تو مولوی صاحبان کے مونہہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ اور پبلک پر اس کا بہت ہی گہرا اثر ہؤا۔ بعدہ انہوں نے جوابی تقریر پہلے ہی موضوع پر قریباً پون گھنٹہ کی۔ مگر سب طرف سے شور تھا۔ کہ لاہوری مبلغ نے احمدی مبلغ کی باتوں کا جواب نہیں دیا۔ چنانچہ اختتام جلسہ پر مقامی علماء کو اکٹھا کر کے ان کے عندیہ سے واقف ہونے کے لئے دریافت کیا گیا۔ کہ آپ نے کیا اثر لیا۔ جس کا جواب عام پبلک نے یہ دیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا دعوے نبوت ثابت ہے ؛

جتنے دن غیر مبایعین کے مبلغ یہاں رہے نہ ہی حضرت مسیح موعود کی صداقت پر اور نہ ہی وفات مسیح پر انہیں کوئی تقریر کرنے کی توفیق ملی۔ جس سے ہم نے اور دیگر پبلک نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ یہ صرف پبلک کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش میں ہیں وبس۔ باوجود بڑی کوشش کرنے کے اور خاکساروں کی تعریف کرنے کے پھر بھی غیر احمدی علماء نے اختتام جلسہ پر کہہ ہی دیا۔ کہ لاہوری مرزائی پکے نہیں ہیں۔ یہ آخری سارٹیفکیٹ تھا جو غیر مبایعین وہاں سے لے کر رخصت ہوئے ؛

پیغامی مقرر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیتے وقت کئی بار حضور کی توہین کے مرتکب ہوئے۔ مثلاً یہ کہا کہ "رے جاؤ ایسے نبی کو۔ ہمیں اس نبی کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئے"۔ پھر دوبارہ کہا کہ رے جاؤ ایسے نبی کو ہمیں ایسے نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے مقابلہ میں جب ڈاکٹر اقبال کا نام لیتے تو نہایت عزت کے ساتھ ؛

یہ ہے غیر مبایعین کی ایمانی حالت اور ان کی روحانیت کے زوال کی عبرتناک داستان

خاکسار

بشیر محمود سیکرٹری جماعت احمدیہ

پونچھ (کشمیر)

ضرورت ہے

ایسے امیدواروں کی۔ جو اوورسیئر اور سب اوورسیئر کی تعلیم کے علاوہ سٹی اینڈ گلڈس لنڈن کا امتحان بھی پاس کرنا چاہیں۔ پراسپکٹس مفت

مینیجر جے۔ بی انجینئرنگ کالج لدھیانہ

اہم ملکی حالات اور واقعات

سر سکندر حیات خاں صاحب اور فیڈرل سکیم

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی مجوزہ سکیم کے بدل کے طور پر اس وقت کئی سکیمیں پیش ہو رہی ہیں۔ بمبئی سے ۴ جولائی کی خبر ہے۔ کہ سر سکندر حیات خانصاحب وزیر اعظم پنجاب نے بھی اس سلسلہ میں ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جسے انہوں نے ایک دعوت کے موقع پر بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ حکومت کی مجوزہ سکیم کسی کے لئے بھی قابل قبول نہیں۔ اقلیتیں تو اس لئے اسے ٹھکرا رہی ہیں۔ کہ اس سے ایک فرقہ وار اکثریت کو وسیع اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ ریاستیں ڈرتی ہیں۔ کہ وس کے رو سے مرکزی حکومت کو ان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کے مواقع زیادہ مل سکیں گے۔ اور ہندو اس بناء پر اس کے مخالف ہیں۔ کہ اس سے انہیں اتنے وسیع اختیارات نہیں ملتے جتنے ملنے چاہئیں۔ اس لئے اس سکیم کو ترک کر دینا چاہئیے۔ اس کی بجائے ایسا ہو۔ کہ ہندوستان کو اقتصادی اور انتظامی لحاظ سے سات حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور اس تقسیم میں جغرافیائی حالات اور زبان کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ فرقہ وار اصول پر تقسیم نہ ہو۔ مرکزی حکومت کی ساخت ایسی ہو۔ کہ وہ صوبائی حکومتوں پر حاوی نہ ہو۔ اور اس کے ماتحت صرف وہ محکمے ہوں جنکا ملک کی ترقی اور فلاح کے لئے اس کی تحویل میں رہنا ضروری ہو۔ باقی تمام شعبے صوبائی حکومتوں کے سپرد کر دئیے جائیں۔ مثلاً بحری محاصل۔ ریلوے۔ کرنسی اور معاملات خارجہ وغیرہ مرکزی حکومت کے ہاتھ میں ہوں۔ اگر ایسا کر دیا جائے۔ تو اقلیتوں کا یہ خدشہ کہ اکثریت مرکزی حکومت کو ایسے رنگ میں تشکیل دینا چاہتی ہے۔ کہ فیڈرل نظام حکومت کے بجائے اس کا اقتدار قائم ہو دور ہو سکتا ہے۔

اس موقعہ پر سر سکندر حیات خاں نے بین الاقوامی حالات پر بھی اظہار خیالات کیا۔ اور کہا کہ بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ جنگ شروع ہونے کے نتیجہ میں انگلستان کے لئے ضرور مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اور اپنے سیاسی مطالبات تسلیم کرانے کے لئے یہ موقعہ زرین ہوگا۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہمارے ملک کی سرحدات غیر محفوظ ہیں۔ اس لئے جنگ میں انگلستان کی شکست ہمارے لئے موجب نقصان ہے جسے ہم گوارا نہیں کر سکتے۔ اگر جنگ ہوئی تو ہم ہر ممکن کوشش کریں گے۔ کہ اسے فتح حاصل ہو۔ اور اس کے لئے مشکلات پیدا نہ ہوں

ہندوستان کو ہوائی حملوں سے بچانے کی تدابیر

شملہ سے ۴ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج سے دو سال قبل بمبئی گورنمنٹ نے اپنے صوبہ کو ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے کی ایک سکیم مرتب کی تھی۔ جسے اب آل انڈیا حیثیت دیدی گئی ہے۔ اس کے مطابق سارے ملک میں حفاظتی انتظامات کئے جائیں گے۔ اس سکیم کے رو سے ہر صوبہ میں ایک ایئر ریڈ پروٹیکشن آفیسر Air Raid Protection Officer کا تقرر عمل میں لایا جائیگا۔ اور یہ تمام افسر ایک مرکزی پروٹیکشن آفیسر کے ماتحت ہوں گے۔ ہر صوبہ کے انتظامات اور پروٹیکشن آفیسر کی تنخواہ وہی صوبہ ادا کرے گا۔ اور مرکزی ادارہ کے کل اخراجات مرکزی حکومت کے ذمہ ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی نے اس غرض کے لئے ایک افسر مقرر کر بھی دیا ہے۔ اس سکیم کے رو سے ان افسروں کے علاوہ ایسی کمیٹیاں بھی مقرر کی جائیں گی۔ جو پبلک کو ہوائی حملوں سے مدافعت یعنی زہریلی گیس سے بچنے۔ روشنی کرنے۔ اور بمباری سے محفوظ رہنے کے طریقے بتائے گی۔ اور طبی امداد مہیا کرنے کے مکمل انتظامات کرے گی۔ حکومت کی طرف سے پبلک کو اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ فی الحال ہندوستان پر ہوائی حملہ کا کوئی خطرہ نہیں۔ اور یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ یہ محض احتیاطی تدابیر ہیں۔

مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی کاروائی کے متعلق مسٹر جناح کا بیان

۲-۳ جولائی کو مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ بمبئی کی روئیداد کسی قدر تفصیل کے ساتھ گذشتہ پرچہ میں شائع کی جا چکی ہے۔ بمبئی سے ۴ جولائی کی خبر ہے کہ اس سلسلہ میں مسٹر جناح نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کوئی پراونشل مسلم لیگ انفرادی حیثیت سے کانگرس کے ساتھ ہندو مسلم سوال پر کوئی گفت و شنید نہ کرے اور اگر کسی کانگرس کی طرف سے کوئی اس قسم کی سلسلہ جنبانی ہو۔ تو اسے کہہ دیا جائے کہ اس بارہ میں آل انڈیا مسلم لیگ سے رجوع کرے۔ ہوم منسٹروں کی جو کانفرنس کچھ عرصہ ہوا شملہ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں فرقہ وار پروپیگنڈے کو پوری طاقت کے ساتھ روکنے کی قرار داد پاس ہوئی تھی۔ ورکنگ کمیٹی نے اس پر بھی غور کیا۔ اور کانگرسی حکومتوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے اس ریزولیوشن کا غلط استعمال کرتے ہوئے اقلیتوں کی آواز کو دبانے کی کوشش کی تو اس کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔ مسلم نیشنل گارڈ کے قیام کی تجویز گو بہت اہم تھی۔ لیکن اس پر غور نہ کیا جا سکا۔ کیونکہ متعلقہ سب کمیٹی کی رپورٹ تاحال موصول نہ ہوئی تھی۔ فیصلہ کیا گیا کہ کمیٹی سے ستمبر کے آخر تک اپنی رپورٹ داخل کرنے کی درخواست کی جائے۔

سی۔ پی میں مسلم وزیر کے تقرر کے موضوع پر مقامی لیڈروں کی مولینا ابو الکلام آزاد سے جو خط و کتابت ہو چکی ہے۔ اس پر بھی غور کیا گیا۔ لیکن ابھی اس بارہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہو سکا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہزہائی نس نواب صاحب جاورہ

دام اقبالہ کے برادر خورد خان بہادر صاحبزادہ سرفراز علیخانصاحب وزیر اعظم ریاست جاورہ ارقام فرماتے ہیں کہ "آپکی کتاب محض افسانہ سمجھ کر شروع سے آخر تک مطالعہ کی واقعی بڑی دلچسپ کتاب ہے اور تبلیغ کے اس طریقہ کو میں بیحد پسند کرتا ہوں۔ اس سے پہلے میں نے احمدی لٹریچر بالکل مطالعہ نہیں کیا تھا۔ مگر آپکی اس کتاب نے طبیعت میں شوق پیدا کر دیا۔ اس لئے دل چاہتا ہے کہ مزید احمدی لٹریچر مطالعہ کروں۔...."

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب

کی سرپرستی میں شائع ہونے والے رسالہ نظام المشایخ کے ایڈیٹر اور مشہور ادیب جناب مولینا واحدی صاحب میونسپل کمشنر دہلی تحریر فرماتے ہیں: "بہت ممنون ہوں کہ آپنے یہ کتاب پڑھنے کو دی۔ تبلیغ کا بہت دلچسپ اور انوکھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ ثقہ طبع لوگ اب خود ثقہ طریقہ سے بات نہیں سنتے۔ انکے سنانے کیلئے ایسی ہی دلچسپ انوکھے طریقہ اختیار کرنیکی ضرورت ہے

ملشی دیانرائن صاحب نگم

ایڈیٹر رسالہ زمانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "واقعی آپ کی کتاب بڑی دلچسپ ہے۔ رسالہ زمانہ اور اخبار آزاد میں ریویو کروں گا۔" پھر مارچ کے رسالہ زمانہ میں بڑا عمدہ ریویو کیا ہے۔ اب آپ خود اندازہ کیجئے۔ کہ جس کی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ غیر احمدی تو الگ رہے ہندو تک اسکو دلچسپی سے مطالعہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں مگر آپنے احمدی ہونے کے باوجود ابھی تک اس کو مطالعہ نہیں کیا۔ بقول شخصے۔ چراغ تلے اندھیرا

بفضلہ یہ ایسی کامیاب سکیم ہے کہ اگر آپ ذرا سی ہمت کریں تو سالانہ جلسہ تک پچیس لاکھ آدمی کو بڑی آسانی سے تبلیغ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ معروف سے معروف اور مخالف سے مخالف کو بھی آپ یہ کتاب مطالعہ کیواسطے دیدیں تو وہ ختم کرنیکے بعد ہی کتاب ہاتھ سے رکھتا ہے۔ جیسا کہ سینکڑوں میں سے چند معززین کے خطوط کے اقتباسات سے آپنے اندازہ فرما لیا ہوگا۔ اسلئے اس حیرت انگیز مقبولیت کو دیکھ کر تین روپیہ کے بجائے ہم نے بھی ایکروپیہ قیمت کر دی ہے۔ تاکہ غریب سے غریب احمدی بھی پچیس لاکھ آدمی کو تبلیغ کرنیکے پروگرام میں حصہ لے سکے۔ کتاب وزنی ہے محصولڈاک آٹھ آنہ لگتا ہے۔ اس لئے دس آدمی ملکر منگوائیں۔ تو دس کتابوں پر ریل میں آٹھ آنے محصول لگیگا۔ غفلت اور کاہلی سے بچنے کا یہ طریقہ ہے کہ آج ہی منگوائیے

منیجر پارک پیرا ڈائیز پارک مینشن دہلی دروازہ دہلی

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

فلسطین کا قرطاس ابیض اور "مجاہدین"

لنڈن سے ۳ جولائی کی خبر ہے کہ دفتر نو آبادیات میں فلسطین کے متعلق یہ پیغام موصول ہوا ہے کہ آٹھ عرب رہنماؤں کے دستخط سے جو آج کل دمشق میں مقیم ہیں۔ ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں مفتی اعظم اور ان کی پارٹی کو اس لئے مطعون کیا گیا ہے کہ انہوں نے برطانوی قرطاس ابیض کو مسترد کر دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ دمشق میں مقیم فلسطینی "مجاہدین" کے ایک جلسہ میں یہ بیان مرتب کیا گیا تھا۔ اور پھر ان آٹھ نمائندوں نے اس پر دستخط کئے۔ اس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عرب شرفاء کی اکثریت اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ جس نصب العین کو پیش نظر رکھ کر ہم لڑ رہے ہیں۔ یہ قرطاس اس کے لئے بمنزلہ ایک زینہ کے ہے۔ اور نہایت مضبوط بنیاد ہے۔ مفتی اعظم اور ان کے ساتھیوں پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ذاتی مفاد و اغراض کی بناء پر اس کی مخالفت کر رہے ہیں اور ان کا مقصد بعض غیر ملکی حکومتوں کی خدمت بجا لانا ہے۔ ان لوگوں کو غیر ملکیوں کا ایجنٹ ظاہر کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں عربی ممالک میں یہ خبریں پھیلائی جا رہی ہیں۔ کہ فلسطین اور دوسرے عرب ممالک جو جنگ عظیم سے قبل ترکی کے قبضہ میں تھے۔ موقعہ پاتے ہی ترکی پھر ان پر قابض ہو جائے گا۔ چونکہ ان افواہوں سے ترکی کے مفاد کو سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس کی طرف سے اس کی پر زور تردید کی جا رہی ہے۔ ترکی حکومت کی طرف سے عراق گورنمنٹ کو ایک یادداشت موصول ہوئی ہے۔ کہ ایسی بے بنیاد افواہوں پر ہرگز یقین نہ کیا جائے۔ حکومت ترکی ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

شام میں ملوکیت کے قیام کی تجویز

قاہرہ سے ۴ جولائی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ اسکندرونہ ترکی کے حوالہ کر دینے کے بعد فرانس نے شام کے متعلق بھی اپنی پالیسی میں تبدیلی کا فیصلہ کیا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ وہاں جمہوریت کے بجائے ملوکیت قائم کر کے امیر عبد اللہ والئ شرق اردن کو بادشاہ بنا دے۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب دمشق میں ایک عظیم الشان عرب کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ جس میں شامی معاملات پر بحث و تمحیص ہوگی۔ فلسطین۔ عراق۔ شام اور دوسرے ممالک کو ڈیلی گیٹوں کے ذریعہ اس میں شمولیت کی دعوت دی جا رہی ہے۔ امیدواران میں بعض اور نام بھی لئے جاتے ہیں۔ لیکن قرین قیاس یہی ہے۔ کہ یہ اعزاز امیر عبد اللہ کو ہی پیش کیا جائے گا۔

حالات ٹین سین کے متعلق برطانوی وزیر خارجہ کا بیان

لنڈن سے ۴ جولائی کی خبر ہے کہ ٹین سین میں انگریزوں کے ساتھ جو گزر رہی ہے۔ اس کے متعلق دارالعوام میں بعض سوالات کئے گئے جن کے جواب میں مسٹر بٹلر نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ اب چند روز سے وہاں انگریزوں کی توہین اور بے عزتی کا سلسلہ بند ہے۔ جاپانی گورنمنٹ کو یہ واضح طور پر کہہ دیا گیا ہے۔ کہ ایسے واقعات ٹوکیو کی گفت و شنید پر اثر انداز ہوں گے۔ تاحال اس امر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ کہ ٹین سین کی ناکہ بندی میں شدت پیدا کی جا رہی ہے۔ ایک سوال کیا گیا کہ کیا ٹین سین کے واقعہ قتل کے سلسلہ میں حکومت جاپان نے کوئی ایسا ثبوت پیش کیا ہے جس سے ثابت ہو۔ کہ واقعی چینی اس کے مجرم ہیں۔ مسٹر بٹلر نے کہا۔ کہ اس بارہ میں ٹوکیو میں گفت و شنید ہونے والی ہے۔ اس لئے سر دست اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن حکومت برطانیہ کا یہ فیصلہ ہے کہ گفت و شنید کے اختتام تک کسی چینی کو جاپانیوں کے حوالہ نہیں کیا جائے گا۔

کینٹن سے ۴ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپانیوں نے چینی سمندروں اور بندرگاہوں میں برطانوی جہازوں کی آمد و رفت پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ حال ہی میں جاپانیوں نے ایک برطانوی جہاز کو گرفتار کر لیا۔ اس پر برطانوی حکومت کے احتجاج کے جواب میں جاپانی قونصل جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس جہاز پر چین کو سامان بھیجا جا رہا تھا۔ اس لئے اسے گرفتار کیا گیا۔ برطانوی سفیر مقیم ٹوکیو نے حکومت جاپان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جاپانیوں کو برطانوی باشندوں پر تشدد کرنے سے روکے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو ہر دو حکومتوں کے تعلقات کشیدہ ہو جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈینزگ کی صورت حالات

ڈینزگ سے ۴ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں جرمن فوجی اور اسلحہ کافی تعداد میں پہنچ چکا ہے۔ اب صرف اس پر نازی قبضہ کے اعلان کی کسر ہے۔ پولینڈ کی فوج کا وہاں داخلہ تو درکنار پول ملازموں کو بھی نکال دیا گیا ہے۔ اب یہ افواہ عام ہو رہی ہے۔ کہ ڈینزگ پر قبضہ کرنے کے لئے ہٹلر خود عنقریب وہاں پہنچنے والا ہے۔ برطانوی پریس ان خبروں کی تردید کر رہا ہے۔ لیکن خیال یہ کیا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ جنگ سے بچنے کے لئے وہاں کے حالات سے چشم پوشی کر رہا ہے۔ برطانوی مدبرین نے تقریروں میں تو جرمنی کے اس اقدام کی شدید مذمت کی ہے۔ لیکن عملاً ابھی تک کچھ نہیں کیا۔ ان تمام تقریروں کے جواب میں ہٹلر کی طرف سے خاموشی ہے۔ اور اس نے ابھی زبان نہیں کھولی۔ ذمہ دار جرمن افسروں نے رائٹر کے نمائندہ سے کہا ہے کہ ڈینزگ میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ہوئی۔ اور نہ کسی قسم کی قانون شکنی کی گئی ہے۔ صرف جرمن سیاح ایک بہت بڑی تعداد میں وہاں پہنچے ہیں۔ اور یہی سیاح مسٹر چیمبرلین کو سپاہی نظر آتے ہیں۔ جرمن پریس میں لنڈن اور پیرس کی گھبراہٹ کا بہت مضحکہ اڑایا جا رہا ہے۔ اور ان پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے۔ کہ خواہ مخواہ پولینڈ کو انگیخت کر کے صورت حالات کو خراب کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسے یہ مشورہ دینا چاہئے کہ تصادم کا موقعہ نہ آنے دے۔ ہٹلر کی یہ معنی خیز خاموشی اور نازی افسروں کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈینزگ پر قبضہ کے بارہ میں ابھی کچھ اور توقف کیا جائیگا۔ چند روز ہوئے یہ خبر بھی مشہور ہوئی تھی۔ کہ مسولینی نے ہٹلر کو التوا کا مشورہ دیا ہے۔ اور اب معلوم ہوتا ہے کہ ہٹلر ڈینزگ کی خاطر عالمگیر جنگ کی ذمہ داری اپنے سر لینے کو تیار نہیں۔ وہ ضرور توقف کریگا۔ اور مناسب موقع دیکھ کر اہل ڈینزگ کے منشاء کے مطابق وہاں نازی حکومت قائم کر دیگا۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب، یو، پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے اور ایڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں فیس ادا ہو ایجاتی ہے پراسپکٹس مفت

(مینیجر)

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں۔ (مینیجر)

بعض قطعات سکنی قابل فروخت

(۱) اس وقت ریلوے سٹیشن قادیان کے پاس سٹیشن کے شمالی حصہ کے ساتھ متصل بجانب غرب دو دکانوں کے لئے صرف تین قطعات قابل فروخت باقی ہیں۔ جن میں سے ہر ایک قطعہ کا ماتھا پچاس فٹ کی فراخ سڑک پر ۲½-۷ سو فٹ اور طول ۶۰ فٹ ہے۔ اور عقب میں پانچ فٹ کی گلی ہے۔ ہر ایک قطعہ میں برلب سڑک تین اچھی بڑی دکانوں کی اور عقب میں ایک رہائشی مکان کی گنجائش ہے۔ قیمت فی قطعہ ساڑھے سات معاف سو روپیہ مقرر ہے۔

(۲) محلہ دارالیسر میں (جو محلہ دارالرحمت کے شمال میں ہے) اس وقت چار طرح کے قطعات قابل فروخت ہیں۔ اول پچاس فٹ کی سڑک پر بہ نرخ معہ ۱۷ فی مرلہ۔ دوم تیس فٹ والی سڑک پر بہ نرخ ۱۵ فی مرلہ۔ سوم اندرون محلہ میں بیس فٹ کی سڑکوں پر بہ نرخ ۱۲ فی مرلہ۔ چہارم نشیبی قطعات یا جن کا کوئی حصہ نشیبی ہے۔ اُن کے نرخ نشیب کی وجہ سے بہت ہلکے رکھے گئے ہیں۔ اور ہر ایک قطعہ کا نرخ اس کی حیثیت کے مطابق الگ الگ مقرر ہے۔

(۳) محلہ دارالرحمت کے مختلف بلاکوں میں مختلف رقبوں کے قطعات اچھے اچھے موقع کے قابل فروخت موجود ہیں ہر ایک قطعہ کی قیمت اس کے موقع کے مطابق الگ الگ مقرر ہے

(۴) بعض قطعات محلہ دارالشکر غربی میں اور محلہ دارالبرکات میں بھی موجود ہیں۔ دارالشکر میں نرخ ۱۳ فی مرلہ ہے۔ اور دارالبرکات میں ہر قطعہ کے موقع کے مطابق نرخ مقرر ہے۔ یہ سب قطعات (مذکورہ فقرہ نمبر ۱ تا ۴) حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کے ہیں۔ ان کی خرید کے لئے خط و کتابت یا گفتگو خاکسار کے ساتھ کی جائے اور زرِ ثمن حضرت ممدوح کی خدمت میں ادا کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵) اس وقت خلافت جوبلی فنڈ کے بعض قطعات بھی قابل فروخت ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی طرف سے بطور چندہ آئے ہیں۔ جن میں سے بعض محلہ دارالشکر میں ہیں۔ بعض محلہ دارالیُسر میں برلب سڑک کلاں یا اندرون محلہ۔ بعض احمدیہ فارم کے شمال میں۔ اور بعض کھیتوں کی صورت میں ہیں۔ اور ہر ایک قطعہ کے موقع کے مطابق قیمت الگ الگ مقرر ہے۔ (۶) ان قطعات کے علاوہ اسوقت پرائیویٹ قطعات بھی قادیان کی پرانی آبادی میں اور نئی آبادی کے مختلف محلوں میں۔ اور کھیتوں کی صورت میں قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خود تشریف لاکر یا اپنے کسی معتبر کے ذریعے موقع وغیرہ کے متعلق اطمینان کر کے سودا کر سکتے ہیں۔ قطعات کا محل وقوع وغیرہ معلوم کرنے کے لئے نقشہ آبادی قادیان منگوایا جائے جس کی قیمت کاغذ کے مطابق ۸، ۶، اور ۴ مقرر ہے۔ نیز جو احباب اپنا کوئی قطعہ وغیرہ فروخت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ خاکسار سے مل کر یا بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کر کے فروخت کر سکتے ہیں۔

خاکسار (پروفیسر) محمد اسمٰعیل احمدی۔ مہتمم فروخت اراضی۔ قادیان

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ ابراہیم ولد بڈھا ذات ارائیں سکنہ کندیالہ شیخاں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے ۱۰/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶ ۶/۳۹

(دستخط) جناب خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ میرو و داد جاگر پسران گگو انا ذات جٹ سکنہ بانچ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے ۱۰/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶ ۶/۳۹

(دستخط) جناب خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

معجون عنبری کے مداح موجود ہیں۔ یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھٹانک سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخسار کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے ہیں۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے ۱۲ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا یئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

قابل تعریف علاج مرگی۔ ہسٹریا۔ دمہ۔ کنٹھ مالا۔ تلی۔ پتھری۔ ذیابیطس اور دیگر تمام پیشاب کی بیماریوں۔ بواسیر۔ سل۔ دق۔ عورتوں کے پوشیدہ امراض اور مردانہ کمزوریوں کے علاج کے لئے زود اثر مجرب ادویات موجود ہیں۔ ہر مرض کے لئے لکھیئے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت "الفضل" قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سری نگر ۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ کرنل سر کے این ہکسر عنقریب ریاست جموں و کشمیر کے وزیر اعظم مقرر ہونے والے ہیں۔ نواب خسرو جنگ واپس حیدر آباد جا رہے ہیں۔ اور کرنل موصوف انہی کی جگہ لیں گے اور جب میں وزیر اعظم کی۔

واشنگٹن ۴ جولائی مسٹر روز ویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں کہا۔ کہ یورپ میں جنگ کا ہر گھڑی امکان ہے۔ اور ہم نے جنگ کرنے والے ممالک کو اسلحہ جنگ بھیجنے کی پابندی کو منسوخ کر کے اس خطرہ کو اور بھی قریب کر دیا ہے۔

کلکتہ ۴ جولائی امرت بازار پتریکا کا بیان ہے۔ کہ شاہ ایران رضا شاہ پہلوی عنقریب تاج و تخت سے اپنے بیٹے کے حق میں دست بردار ہونے والے ہیں۔ آپ نے اپنے وزیر خارجہ آغا سمیع کو بھی مستعفی ہونے پر مجبور کیا ہے بعض مقتدر حکام علیحدہ کر دیئے گئے ہیں لیکن ان باتوں کے اسباب تا حال پردہ راز میں ہیں۔

کلکتہ ۴ جولائی ہندوستان کے لئے جاپان کا نیا قونصل جنرل یہاں پہنچ گیا ہے۔ اس نے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا۔ کہ میں کوشش کروں گا۔ کہ جاپان و ہندوستان کے دوستانہ تعلقات نہ صرف برقرار رہیں۔ بلکہ ان میں ترقی ہو۔

برلن ۴ جولائی ہٹلر کے دست راست ہر ہیس نے کل ایک تقریر میں دنیا کو متنبہ کیا۔ اور کہا کہ جرمن کی مغربی قلعہ بندی اس قدر مضبوط ہے کہ حملہ آور خواہ کتنا طاقتور ہو۔ اس کی شکست یقینی ہے۔ جرمنی اپنے مستقبل کو اطمینان کی نظر سے دیکھ رہا ہے اور منتظر ہے

لنڈن ۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ و فرانس نے روس کو جو نئی ویز معاہدہ بھیجی تھیں۔ ان کا جواب لنڈن و پیرس پہنچ چکا ہے۔ ابھی تک بعض امور میں سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ گو ان تجاویز کا روس پر اچھا اثر ہوا ہے۔ اور امید

کی جاتی ہے۔ کہ معاہدہ ہو جائے گا۔ آج امور خارجہ کمیٹی نے اس پر غور و خوض کیا

لنڈن ۴ جولائی سپین کے چھ اخبار نویسوں کا ایک پریس ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام لنڈن گیا ہے۔ جہاں وہ فارن آفس کا مہمان ہو گا۔ رومانوی اور ترک اخبار نویس بھی آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔

لنڈن ۴ جولائی وارسا کے اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ پولینڈ کی بندرگاہ ڈینسہ کی طرف انگریزی فرانسیسی جنگی جہاز روانہ ہو گئے ہیں لیکن برطانوی پریس نے اس کی تردید کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس خبر کی اشاعت محض نازیوں کو ڈرانے کے لئے کی گئی تھی۔

آگرہ ۴ جولائی دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کر کے مدح صحابہ پڑھنے کے الزام میں دس احراری گرفتار کئے گئے تھے جن میں سے پانچ رہا کر دیئے گئے کیونکہ انہوں نے معافی مانگ لی تھی۔

برلن ۴ جولائی برطانوی مزدوروں کی طرف سے جو اپیل جرمن مزدوروں کے نام کی گئی تھی۔ اس کے متعلق جرمن دفتر خارجہ کے اخبار نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کے اندرونی معاملات میں برطانیہ کی یہ خواہ مخواہ دست اندازی ایک احمقانہ حرکت ہے۔

بنوں ۴ جولائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے دو ماہ کے لئے شہر اور نواح میں آتشیں اسلحہ کے استعمال کے لئے آتشبازی اور پٹاخے چلانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ حکم اس لئے نافذ کیا گیا ہے۔ تا قبائلیوں کے حملوں کے امکانات کو کم کیا جائے۔

چنگ کنگ ۴ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت چین نے عیش و نشاط کے سامان پر زبردست پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ اس سے اسے ۲۳ کروڑ ڈالر سالانہ کی بچت کی امید ہے جسے جاپان کے مقابلہ پر خرچ کیا جائے گا۔ یہ بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ برآمد ہونے والا تمام سامان حکومت کے ہاتھ فروخت کیا جائے۔ جس سامان پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ وہ زیادہ تر جاپان سے آتا ہے

ملتان ۴ جولائی یہاں کے مخدوم زادہ سید محمد رضا شاہ معہ اپنے بھتیجے سید ولایت حسین پنجاب اسمبلی کی یونینسٹ پارٹی سے علیحدہ ہو گئے ہیں اس کے وجوہ کے متعلق آپ عنقریب ایک بیان شائع کریں گے۔

بھوانی ۴ جولائی پنڈت نیکی رام شرما ممبر پنجاب کانگرس ورکنگ کمیٹی کو سیڈیشن پریوینشن ایکٹ کے ماتحت حکم دیا گیا ہے کہ دو ماہ تک کسی ریاست کے بارہ میں کوئی پبلک یا پرائیویٹ تقریر نہ کریں۔

لکھنؤ ۴ جولائی حکومت یوپی نے حکم دیا ہے کہ تبرا ایجی ٹیشن کے طالب علم ملزمین اگر وعدہ کریں کہ رہائی کے بعد اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری کر دیں گے تو ان کو رہا کر دیا جائے۔

ہیگ ۴ جولائی برطانیہ اور فرانس نے ہالینڈ کی حفاظت کی ذمہ داری لینے کی پیش کش کی تھی۔ مگر ولندیزی سفیروں نے ان دونوں حکومتوں کو اطلاع دی ہے۔ کہ یہ پیش کش منظور نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ ہالینڈ بہر صورت اپنی غیر جانبداری کو قائم رکھنا چاہتی ہے

لاہور ۴ جولائی حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ اخبارات میں شائع شدہ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ ۲۵ جون کو کیتھل ضلع حصار میں آریہ سماجی جلوس پر مسلمانوں نے حملہ کر دیا تھا۔ ہاں شہر کے دوسرے حصوں میں بعض اکا دکا حملے ہوئے تھے۔ مگر فوراً حالات پر قابو پا لیا گیا۔

بنگلور ۴ جولائی کانگرس ورکنگ کمیٹی میسور نے مہاراجہ صاحب کے زیر سایہ ذمہ دار حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر اس مطالبہ کو پورا نہ کیا گیا۔ تو یکم ستمبر سے سول نافرمانی کی تحریک شروع کی جائے گی۔

الہ آباد ۴ جولائی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر میں اطلاع آئی ہے۔ کہ جبش اور اطالوی سومالی لینڈ میں مقیم تیرہ سو ہندوستانیوں کے ساتھ نہایت توہین آمیز سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ وہ ہوٹلوں اور سینماؤں میں داخل نہیں ہو سکتے۔ موٹروں پر سوار نہیں ہو سکتے۔ حتیٰ کہ ریل کے فرسٹ اور سیکنڈ کلاس ڈبوں میں بھی سوار نہیں ہو سکتے۔ انہیں ہسپتال میں بھی داخل نہیں کیا جاتا اور شہروں کے مرکزی حصوں میں انہیں کاروبار کی اجازت نہیں

کراچی ۴ جولائی عوام کے ساتھ رابطہ اتحاد پیدا کرنے کے لئے حکومت سندھ نے ایک پارلیمنٹری سکرٹری کو مختلف مقامات پر دربار منعقد کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو ہفتہ میں دو بار ہوا کریگا اور وہاں پبلک کی شکایات سنی جایا کریں گی اور پھر ان کے ازالہ کی کوشش کی جائیگی

پشاور ۴ جولائی سرحد گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزیر ہند نے سر جارج کننگھم گورنر صوبہ سرحد کو ۴ ماہ کی رخصت عطا کی ہے۔ اور ان کی جگہ سر آرتھر پارسنز قائم مقام گورنر ہونگے

لائلپور ۴ جولائی آج یہاں گندم شربتی ۶/۲/۲ گڑ ۷/۱۲/- اور شکر ۸/۱۲/- ہے امریکن روئی کی گانٹھ ۱۴ سے ۵ آنہ تک ہے گھی ۳۸/۴/- اور بناسپتی گھی ٹین ۹/۲/- ہے تل کا بیدہ ۶/۴/۲ اور بنولہ خالص ۲/۶/- ہے اور ملی بنولہ ۱/۶/-

برلن ۴ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس میں نازی ایجنٹوں کی ایک منظم اور سرگرم جماعت موجود ہے جس کا مقصد وہاں مزدوروں کے مظاہرے اور ہڑتالیں وغیرہ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر ۔ غلام نبی